اسلامی مملکت کی خصوصیات !

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

اسلام اور اس سے صحیح فائدہ اُٹھانے کا راستہ

''اسلام'' حق تعالیٰ کی وہ آخری نعمت ہے جس سے دنیا کو سرفراز کیا گیا ہے۔ اس نعمتِ اسلام سے صحیح اور کامل فائدہ اسی وقت نصیب ہوتا ہے جب صحیح اسلامی حکومت دنیا میں قائم ہو اور اسلام کے احکام وقوانین جاری کرنے کے لیے اسلامی حکومت کی سرپرستی حاصل ہو۔ عہدِ نبوت میں بھی جب مدینہ طیبہ اسلامی مرکز بن گیا اور دارالاسلام وجود میں آ گیا تب جا کر دینِ اسلام کی برکات کا ظہور ہونا شروع ہوا۔ غرض اسلام اور حکومتِ اسلام کا تعلق چولی دامن کا سا تعلق ہے، ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتا۔ حکومتِ اسلامی ہی وہ عظیم الشان سرچشمۂ برکات ہے جس کی بدولت اسلام پر صحیح عمل کی توفیق میسر آتی ہے۔ حکومتِ اسلامی کے قیام کے بعد مسلمانوں کی جان ومال وآبرو کی حفاظت ہوجاتی ہے اور قلب کو سکون حاصل ہوجاتا ہے۔ اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے اسلامی حدود وتعزیرات کے نافذ ہوجانے کے بعد پرسکون ماحول میسر آجاتا ہے۔ اسلامی حکومت کا حقیقی بیت المال قائم ہوجاتا ہے، جس کی بدولت کوئی یتیم' لاوارث، کوئی بیوہ، کوئی مسکین، کوئی فقیر' پریشان حال نہیں رہ سکتا، ان کی ہر قسم کی پریشانیوں اور تہی دستی وافلاس کا علاج ہوجاتا ہے۔ صحیح زکاۃ، صحیح عشر وخراج ادا کرنے کے بعد زمین کی پیداوار میں فوق العادۃ برکت ہونے لگتی ہے اور اس کے نتیجہ میں حقیقی اسلامی ہمدردی سے جمع شدہ اموال خرچ کرنے کی بنا پر مزید برکت نازل ہوتی ہے۔

اسلامی فتوحات کے بعد اسلامی مملکتوں کی تفصیلات تاریخوں میں پڑھ لیجئے، مصر وشام وعراق کی تاریخوں کی ورق گردانی سے یہ تمام حیرت افزا واقعات آپ کے سامنے آجائیں گے۔ کسی بھی

شوہر و بیوی کا قضیہ نا مرضیہ باقی نہیں رہ سکتا، اسلامی عدالت سے صحیح چارہ جوئی ہوتی ہے، اگر زوجین کے یا ان کے حکمین (ثالثوں کے) ذریعہ تصفیہ نہیں ہوسکتا تو پھر اسلامی حکومت مسلمان قاضی کے ذریعہ عدل وانصاف پر مبنی تصفیہ کرا دیتی ہے اور نزاع ختم ہو جاتا ہے۔ یہ تو ایک مثال ہے۔ اسی طرح ہر مجرم کو قرار واقعی سزا مل جاتی ہے۔ اس عدالتی نظام کے زیر سایہ خدا تعالیٰ کی مخلوق اطمینان کا سانس لیتی ہے، کسی مظلوم کی دادرسی میں نہ دیر لگتی ہے نہ غیر اسلامی عدالتی گورکھ دھندوں میں پریشان ہونا پڑتا ہے۔ معاشرے کی اصلاح ہو جاتی ہے، نہ کوئی شراب پیتا ہے، نہ شراب پینے کے بُرے نتائج پیش آتے ہیں، نہ زنا ہوتا ہے اور نہ اس کے نتیجہ میں قتل وغارت ہوتی ہے، نہ کوئی نائٹ کلب یعنی بدمعاشی کا اڈا یا چکلہ باقی رہتا ہے۔ چوری کی شرعی سزا، ہاتھ کاٹنے کے دو چار واقعات ہی امن وامان کی فضا پیدا کر دیتے ہیں، نہ حفاظت کے لیے پہرہ داروں کی ضرورت باقی رہتی ہے، نہ جان و مال کی حفاظت کے لیے پولیس کی حاجت باقی رہتی ہے۔ حکومت کے خزانے پر جو حکومتی افسران و ملازمین کی بے تحاشا تنخواہوں اور غیر سرکاری مصارف کا ناقابل برداشت بوجھ پڑتا ہے، سب ختم ہو جاتا ہے۔

سود کا کاروبار ختم ہونے کی وجہ سے قومی معیشت سے سرمایہ داری کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ بیمہ، قمار اور تمام سودی معاملات کے بند ہونے سے غیر معمولی اور غیر فطری طبقاتی تفاوت ختم ہو جاتا ہے۔ اگر دس پندرہ سال میں کسی مرحلہ پر دولت کی فراوانی پیدا ہو جاتی ہے تو بہت جلد شرعی وراثت کے قانون کے ذریعہ تقسیم دولت ہو کر خاندان کے افراد میں دولت منقسم ہو جاتی ہے اور معاشرے کے تمام افراد میں ایک گونہ مساوات قائم ہو جاتی ہے۔ سوشلزم اور اشتراکیت کے لیے راستہ بند ہو جاتا ہے اور جب اسلامی احکام کی پابندی کی برکت سے بندگانِ خدا کے قلوب کا تزکیہ اور اصلاح ہو جاتی ہے تو انفاق فی سبیل اللہ کے دروازے بھی کھل جاتے ہیں۔ دلوں میں رقت و ہمدردی اور ترحّم و رأفت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ کوئی صاحبِ ثروت کسی کو غریب ومحتاج دیکھ نہیں سکتا۔ الغرض اسی طرح غریبوں کے ساتھ ہمدردی واعانت کے جذبات' امیر وغریب کے درمیان محبت ومودّت کا ایک محکم رابطہ پیدا کر دیتے ہیں۔

اسلامی حکومت کا سربراہ وحکمران

یہ تو اس صالح نظام کی وہ برکات ہیں جن سے تمام باشندگانِ مملکت بہرہ یاب ہوتے ہیں، لیکن اسی صالح نظام کو بدل وجان تسلیم کرنے کے بعد جو شخصیت اس خداوندی نظام کو ملک میں نافذ کراتی ہے وہی اسلامی حکمران ہے اور وہی ایسی اسلامی مملکت کا سربراہ ہوتا ہے۔ اسلامی اُصول پر انتخاب کے بعد تاحیات وہ سربراہ رہتا ہے، پانچ دس سال کا عرصہ نہیں، بلکہ جب تک وہ زندہ رہتا ہے

اور صریح کفر کا صدور اس سے جب تک نہ ہو وہ معزول نہیں ہوسکتا۔ ایسا شخص صحیح معنی میں ’’ظل اللّٰہ‘‘ (اللہ تعالیٰ کا سایۂ رحمت) ہوتا ہے۔ اس کا منصب اسلام میں اتنا جلیل وعظیم ہوتا ہے کہ اللہ ورسول (ﷺ) کی اطاعت کے بعد اس کی اطاعت کا حکم ہوتا ہے، اس کی مخالفت ونافرمانی اللہ اور رسول (ﷺ) کی نافرمانی ہوتی ہے، گویا جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول برحق ﷺ کے احکام کو نہ صرف تسلیم کرتا، بلکہ اس کی تعمیل بھی کرتا ہے اور ملک میں اس کی تنفیذ بھی کرتا ہے، اس کو اتنا عظیم المرتبت بنایا گیا ہے کہ تمام اُمت ورعیت پر اس کی اطاعت واجب ہوتی ہے، اس کو بڑے بڑے اختیارات دیئے جاتے ہیں۔
درحقیقت اسلامی قانون اور اسلامی آئین کا تصور بلا اسلامی حکمران کے ناتمام رہتا ہے، اس لیے کہ اگر کسی وقت معاشرے کے افراد میں صحیح جذبۂ ہمدردی باقی نہیں رہتا اور معاشی نظام میں توازن قائم نہیں رہتا تو اسلامی حکمران ہی کی شخصیت ایسی ہوتی ہے کہ اس کو حق حاصل ہے کہ مداخلت کرکے توازن قائم کرے۔ اسلامی حکمران کے عادلانہ نظام کی یہ برکات ہوتی ہیں۔

اسلامی ممالک کی امتیازی خصوصیت

بہرحال اسلامی مملکت کی سب سے بڑی ممتاز خصوصیت ملک میں محاکمِ عدلیہ شرعیہ کا قیام اور اسلامی قانون کا اجراء ہے۔ کوئی مملکت بھی مسلمانوں کی اسلامی مملکت نہیں بن سکتی جب تک کہ اس کے دستور وقانون کا تانا بانا اسلامی احکام شرعیہ سے نہ بُنا جائے۔ میں صاف لفظوں میں کہتا ہوں کہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ اسلامی قوانین کا نفاذ اور اسلامی مملکت کے قیام کا خیال ہی حقیقی اسلامی سربراہ کے بغیر بے معنی ہے، گویا شرعی نظام کا سنگِ بنیاد ہی سچے مسلمان اور عادل حکمران کی ذات ہے، کوئی بھی اصلاحی قدم بغیر اس کے نہیں اُٹھایا جاسکتا، نہ ہی کسی اور قسم کے حکمران کو رعایا کے جان ومال پر وہ اختیارات حاصل ہیں جو ایک صحیح معنی میں اسلامی حاکم کو حاصل ہیں۔
پاکستان کی سرزمین جب اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے اور ایک ایسی خودمختار مملکت وجود میں آگئی ہے، جس کے باشندے اسّی فیصد آج بھی صحیح نظامِ اسلام کے آرزومند ہیں اور اُسے بے چون وچرا تسلیم کرنے کے لیے آمادہ ہیں تو آخر کس بات کا انتظار ہے؟ کیوں اسلامی قانون جاری نہیں کیا جاتا؟ اور آخر اس اسلامی دستور کا کیا نتیجہ ہوگا جس کا اول دن عہد کیا گیا تھا؟ خصوصاً اس ملک میں جب غیر اسلامی نظام کے تمام تجربے ناکام ہوچکے اور تمام دنیوی نظام جاری کرنے کے بعد بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا، بلکہ دن بدن قوم قعرِ مذلت میں گرتی جارہی ہے، دین بھی تباہ، دنیا بھی تباہ، اخلاق بھی برباد، ملک کا امن وامان بھی برباد، تو آخر ایک مرتبہ اسلامی قوانین جاری کرکے اسلامی نظام کو کیوں نہیں آزمایا جاتا؟ یاد رکھئے! اس ملک کا مزاج دینی ہے، عوام سچے اور پکے مسلمان ہیں، تمام باشندے حنفی

ہیں، مختصر سی ایک جماعت اہل حدیث حضرات کی ہوگی اور دو چار فیصد شیعہ حضرات ہوں گے، عبادات میں ہر شخص کو اپنے مسلک کی پیروی کرنے کی آزادی ہے۔ اسی طرح شخصی معاملات وشخصی قوانین بھی تمام مذاہب کے مرتب موجود ہیں۔ بنیادی عقائد اور عبادات ومعاملات میں تمام اُمتِ اسلامیہ متفق ہے۔ اسلامی قانون بنا بنایا موجود ہے، صرف محاکم عدلیہ کے چلانے والے جج اور قاضی کو ان کا علم ہونا ضروری ہے۔ اگر اسلامی قانون کو جدید قانون سازی کی طرح مرتب کرنا ہی ضروری ہے تو چند ماہ سے زیادہ عرصہ اس کے لیے درکار نہیں، ایک بڑی راحت یہ ہے کہ اگر یہ اسلامی نظام نافذ کیا جائے تو روز بروز مارشل لاء نافذ کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔ قوم کی آسودہ حالی اور خوش حالی نیز سکونِ قلب اور معاشرے کی پائیدار اصلاح بغیر اس کے ناممکن ہے۔ ہزار تدبیریں کی جائیں، اگر دلوں کی اصلاح نہیں ہوتی تو سب بے کار اور بے معنی ہے اور دلوں کی اصلاح کتاب وسنت کی ہدایات اور اسلامی عدلیہ کے بغیر ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ ان واشگاف حقائق کو سمجھیں اور اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب ہو۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....

''بینات'' (اردو/عربی) کے اجراء کا طریقہ

1:...جو حضرات دفتر ''بینات'' تشریف لاسکتے ہیں، وہ دفتر آکر اپنا مکمل پتہ اور فون نمبر درج کرانے کے ساتھ ماہنامہ ''بینات'' اردو کے لیے مبلغ 400 روپے اور سہ ماہی ''البینات'' عربی کے لیے 100 روپے سالانہ فیس جمع کرائیں۔

2:...دور رہنے والے حضرات اپنے مکمل پتہ کے ساتھ مذکورہ فیس کا منی آرڈر دفتر ''بینات'' کے پتہ پر بھیجیں اور منی آرڈر کے آخر میں یہ وضاحت ضرور کریں کہ یہ رقم رسالہ ''بینات'' (اردو یا عربی) کے اجراء کے لیے ہے۔

3:...یا ''بینات'' کے بینک اکاؤنٹ میں مذکورہ فیس جمع کرواکر بینک سے ملنے والی رسید اسکین کرکے اپنے نام، مکمل پتہ اور فون نمبر کے ساتھ ''بینات'' کے ای میل ایڈریس پر میل کردیں، یا بذریعہ ڈاک بھیج دیں۔ اکاؤنٹ نمبر: 7-397-101900 برانچ کوڈ: 0816 مسلم کمرشل بینک علامہ بنوری ٹاؤن برانچ کراچی

نوٹ:... پرانے خریدار بھی مذکورہ طریقوں سے سالانہ فیس جمع کراسکتے ہیں، مگر ان کے لیے اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضروری ہے (اردو اور عربی کی تعیین کے ساتھ)۔